اِنَّ الْحَیَاءَ مِنَ الْاِیْمَانِ ﷺ

حیا اور پاک دامنی

محبوب العلماء والصلحا

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہم

مکتبۃ الفقیر
223 سنت پورہ فیصل آباد
+92-041-618003

باب ۲

بدنظری

انسانی آنکھیں جب بے لگام ہو جاتی ہیں تو اکثر فواحش کی بنیاد بن جاتی ہیں۔ اسی لئے محققین کے نزدیک بدنظری ''ام الخبائث'' کی مانند ہے۔ ان دو سوراخوں سے ہی فتنے کے چشمے ابلتے ہیں اور ماحول و معاشرے میں عریانی و فحاشی کے پھیلنے کا سبب بنتے ہیں۔ اسلام نے ان دو سوراخوں پر پہرہ بٹھا دیا۔ یہ بھی اسلامی تعلیمات کا حسن و جمال ہے کہ ہر مؤمن کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا۔ نہ ہی غیر محرم پر نظر پڑے اور نہ ہی شہوت کی آگ بھڑکے۔ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ اصولی بات ہے کہ

Nip the evil in the bud. (برائی کو ابتداء ہی میں ختم کردو)

عام مشاہدہ ہے کہ جن لوگوں کی نگاہیں بے قابو ہوتی ہیں ان کے اندر شہوت کی آگ بھڑکتی رہتی ہے حتیٰ کہ انہیں فحاشی کا مرتکب کروا دیتی ہے۔

نظر کی حفاظت سے متعلق آیات

ارشاد باری تعالیٰ ہے

قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ . ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ (سورۃ نور)

[ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اس میں ان کے لئے پاکیزگی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کو خبر ہے

اس کی جو کچھ وہ کرتے ہیں]

قرآن مجید کی یہ آیت مؤمنین کے لئے ایک کامل مکمل پیغام ہے۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ اس آیت میں تادیب، تنبیہ اور تہدید کا بیان ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تادیب: آیت کے ابتدائی حصے میں تادیب ہے۔ مؤمنین کو ادب سکھایا گیا ہے کہ جن چیزوں کا دیکھنا ان کے لئے جائز نہیں ان سے اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ بندوں کو یہی زیب دیتا ہے کہ اپنے آقا کی فرمانبرداری کریں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ غض بصر ابتدا ہے اور حفاظت فرج انتہاء ہے۔ گویا یہ دونوں لازم وملزوم ہیں۔ پس جس کی نگاہ قابو میں نہیں اس کی شرمگاہ قابو میں نہیں۔

تنبیہ: ذٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ میں تنبیہ ہے۔ کہ غض بصر کا فائدہ یہ ہے کہ دلوں میں پاکیزگی آئے گی۔ گناہ کا وسوسہ ہی نہیں پیدا ہوگا۔ اس میں ان کا اپنا فائدہ ہے۔ عبادت میں یکسوئی نصیب ہوگی، نفسانی، شیطانی، شہوانی وساوس سے جان چھوٹ جائے گی۔ اور اگر اس ہدایت پر عمل نہیں کریں گے تو بدنظری کی وجہ سے سکون قلب سے محروم ہو جائیں گے۔ دل میں حسرتوں کی بھرمار ہوگی۔ فتنے میں پڑنے کا اندیشہ قوی ہوگا۔

تہدید: إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ میں تہدید ہے۔ پروردگار عالم کی طرف سے تنبیہ ہے کہ اگر بندوں نے اس ہدایت کی پرواہ نہ کی تو یاد رکھیں کہ اللہ رب العزت غافل نہیں وہ ان کی تمام کاروائیوں سے واقف ہے۔ وہ نافرمانوں سے نمٹنا اچھی طرح جانتا ہے۔

یہ بات ذہن نشین رہے کہ اگر اسلام نے مردوں کو واشگاف الفاظ میں اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا ہے تو عورتوں کو بھی فراموش نہیں کیا۔ چونکہ مرد اور عورت دونوں کا خمیر ایک ہی ہے لہٰذا عورت کی فطرت میں بھی شہوت رکھی گئی ہے۔ ان کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَ قُلْ لِلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ

[ایمان والیوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں]

ان دونوں آیات کا لب ولہجہ اس حقیقت کو واضح کر رہا ہے کہ آنکھوں کا بہکنا شہوت میں انتشار اور شرمگاہ میں ابھار پیدا کرتی ہے۔ ایسی حالت میں انسانی عقل پہ پردہ پڑ جاتا ہے۔ شہوت کھلی آنکھوں کے باوجود انسان کو اندھا بنا دیتی ہے۔ انسان گناہ کا ارتکاب کر کے ذلت و رسوائی کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔ شہوت کے معاملہ میں جو حال مردوں کا ہے کم وبیش وہی حال عورتوں کا ہے۔ عورتیں عموماً جذباتی ہوتی ہیں، جلد متاثر ہو جاتی ہیں۔ ان کی نگاہیں میلی ہو جائیں تو زیادہ فتنے جگاتی ہیں لہٰذا انہیں بھی چاہئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ثم علیک وفقک اللہ و ایانا بحفظ العین فانھا سبب کل فتنۃ و آفۃ (منہاج العابدین ۲۸)

[پھر تو آنکھ کی ضرور حفاظت کر اللہ تجھے اور ہمیں توفیق عطا فرمائے کیونکہ یہ ہر فتنے اور آفت کا سبب ہے]

اس سے معلوم ہوا کہ آنکھوں کا فتنہ نہایت مہلک ہے اور اکثر فتنوں اور آفتوں کا بنیادی سبب ہے۔

نظر کی حفاظت سے متعلق احادیث:

(۱) نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے۔

غُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَکُمْ (الجواب الکافی ۲۰۲)

[اپنی نگاہوں کو پست رکھو اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو]

حافظ ابن القیمؒ تحریر فرماتے ہیں۔

"نگاہ شہوت کی قاصد اور پیامبر ہوتی ہے اور نگاہ کی حفاظت دراصل شرمگاہ اور شہوت کی جگہ کی حفاظت ہے۔ جس نے نظر کو آزاد کر دیا اس نے اس کو ہلاکت میں ڈال دیا۔ نظر ہی ان تمام آفتوں کی بنیاد ہے جن میں انسان مبتلا ہوتا ہے"
(الجواب الکافی ۲۰۴)

(۲) نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے

اَلنَّظْرَةُ سَهْمٌ مَسْمُوْمٌ مِنْ سِهَامِ اِبْلِيْسَ (الجواب الکافی ۲۰۴)
(نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے)

(۳) بعض سلف کا قول ہے

اَلنَّظَرُ سَهْمٌ سَمٌّ اِلَى الْقَلْبِ (ابن کثیر ۳/۲۸۲)
(نگاہ ایک تیر ہے جو دل میں زہر ڈال دیتا ہے)

(۴) نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے

اَلْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ (مسلم)
(آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی غیر محرم کے چہرے پر شہوت بھری نگاہ ڈالتا ہے وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا ہوتا ہے۔ سلف صالحین نے نگاہ کو "برید العشق" یعنی عشق کا پیامبر کہا ہے۔

زلیخا اگر حضرت یوسف علیہ السلام کے چہرے پر نظر نہ ڈالتی تو جذبات کے ہاتھوں بے قابو ہو کر گناہ کی دعوت نہ دیتی۔ چند لمحوں کی بیتابی نے اس کے رسوا کن قول کا تذکرہ قرآن مجید میں کروا دیا۔ بے حیائی والے کام کی نسبت قیامت تک اس کی طرف ہوتی رہے گی۔

عبرت حاصل کرنی چاہئے کہ بدنظری کی رسوائیاں کتنی بڑی اور کتنی بری ہیں۔

اچانک نظر معاف ہے

کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ راہ چلتے یا آتے جاتے غیر محرم عورت سامنے آجاتی ہے تو اس کے چہرے پر نظر پڑ جاتی ہے۔ ایسی صورتحال کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام سے سوال پوچھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

یَا عَلِی لاَ تَتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ . فَاِنَّ لَکَ الْاُوْلٰی وَلَیْسَتْ لَکَ الْاٰخِرَةَ (مشکوٰۃ ۲۱۹)

(اے علی! ایک مرتبہ نظر پڑ جانے کے بعد پھر دوبارہ نہ دیکھو کیونکہ تمہارے لئے صرف پہلی نظر معاف ہے دوسری نہیں)

اس سے معلوم ہوا کہ پہلی اچانک نظر معاف ہے اور اگر کسی وقت پہلی نظر ہی ارادۃً ڈالی گئی تو وہ بھی حرام ہوگی۔ اور پہلی نظر معاف ہونے کا یہ مطلب بھی نہیں کہ پہلی نظر ہی اتنی بھرپور ہو کہ دوبارہ دیکھنے کی ضرورت ہی نہ رہے۔ صرف اتنی بات ہے کہ اگر اچانک نظر پڑ گئی تو نظریں فوراً ہٹانے کا حکم ہے۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ البجلی کہتے ہیں کہ میں نے نبی علیہ السلام سے پوچھا کہ جو نظر دفعۃً پڑ جاتی ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ ارشاد فرمایا

اِصْرِفْ بَصَرَکَ [نگاہ کو پھیر لو] (مشکوۃ۔ ابن کثیر)

بعض اوقات حکیم، ڈاکٹر یا جج کو کسی شرعی عذر کی وجہ سے کسی نامحرم کا چہرہ دیکھنا پڑ جائے تو بقدر ضرورت دیکھنے کے بعد نظر کو فوراً ہٹا لینا چاہئے۔

بدنظری فساد کا بیج ہے

غیر محرم کی طرف شہوت کی نظر سے دیکھنا فساد کا بیج ہے۔ شیطان غیر محرم کے چہروں کو مزین کر کے پیش کرتا ہے ویسے بھی دور سے ہر چیز بھلی نظر آتی ہے۔ اسی لئے تو

مثل مشہور ہے کہ دور کے ڈھول سہانے ہوا کرتے ہیں۔ بدنظری کرنے سے انسان کے دل میں گناہ کا تخم پڑ جاتا ہے جو موقع ملنے پر اپنی بہار دکھاتا ہے۔ قابیل نے ہابیل کی بیوی کے حسن و جمال پر نظر ڈالی تو دل و دماغ پر ایسا بھوت سوار ہوا کہ اپنے بھائی کو قتل کر دیا۔ دنیا میں سب سے پہلی نافرمانی کا مرتکب ہوا۔

قرآن مجید میں اس کے قبیح فعل کا تذکرہ ہوا۔ گناہ کی بنیاد ڈالنے کی وجہ سے قیامت تک جتنے قاتلین آئیں گے ان کا بوجھ بھی اس کے سر پر ہوگا۔ معلوم ہوا کہ پہلی نظر ڈالنے کا تو اختیار رہتا ہے پھر معاملہ اس کے بعد بے اختیاری والا ہو جاتا ہے۔

؎ چلے کہ ایک نظر تیری بزم دیکھ آئیں
یہاں جو آئے تو بے اختیار بیٹھ گئے

اس لئے بہتر ہے کہ پہلی نظر سے ہی بچا جائے۔ خطرے میں پڑنا لبِ احتیاط لوگوں کا کام نہیں ہوتا۔

بدنظری زنا کی پہلی سیڑھی ہے

نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے

اَلْعَیْنَانِ زِنَاھُمَا النَّظْرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاھُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاھُمَا الْکَلَامُ وَالْیَدُ زِنَاھَا الْبَطْشُ وَ الرِّجْلُ زِنَاھَا الْخُطَا وَ الْقَلْبُ یَھْوِیْ وَ یَتَمَنّٰی وَ یُصَدِّقُ ذٰلِکَ الْفَرْجُ اَوْ یُکَذِّبُہٗ

[آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، کانوں کا زنا سننا ہے، زبان کا زنا بات کرنا ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے، پاؤں کا زنا چلنا ہے، دل آرزو اور تمنا کرتا ہے، شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے] (مشکوٰۃ: ج ۱، ص ۳۲)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

"نظر کھٹک پیدا کرتی ہے، کھٹک سوچ کو وجود بخشتی ہے، سوچ شہوت کو ابھارتی

ہے اور شہوت ارادہ کو جنم دیتی ہے"

اس سے معلوم ہوا کہ زنا کا ارادہ تب ہوتا ہے جب انسان غیر محرم کو دیکھتا ہے۔ اگر دیکھے گا ہی نہیں تو ارادہ ہی نہیں ہوگا پس معلوم ہوا کہ بدنظری زنا کی پہلی سیڑھی ہے۔ مثل مشہور ہے کہ دنیا کا سب سے لمبا سفر ایک قدم اٹھانے سے شروع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح زنا کا سفر بدنظری کرنے سے شروع ہوتا ہے۔ مومن کو چاہئے کہ پہلی سیڑھی چڑھنے سے ہی پرہیز کرے۔

بدنظری سے بچنے پر حلاوت ایمان

مسند احمد میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی منقول ہے

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ اِلٰى مُحَاسِنِ الْمَرْأَةِ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَغُضُّ بَصَرَهُ الا احدث اللّٰهُ لَهُ عِبَادَةً يَجِدُ حَلَاوَتَهَا (مشکوۃ:۲۷۰)

[کوئی مسلمان جب پہلی مرتبہ کسی عورت کی خوبصورتی دیکھے پھر اپنی نگاہ پست کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کو عبادت میں لذت عطا فرماتے ہیں]

طبرانی شریف میں غیر محرم سے نظر ہٹانے کے متعلق روایت ہے کہ

مَنْ تَرَكَهَا مِنْ مَخَافَتِيْ اَبْدَلْتُهُ اِيْمَانًا يَجِدُ حَلَاوَتَهُ فِيْ قَلْبِهٖ

(رواہ طبرانی والحاکم۔الترغیب والترہیب ۳۷/۲)

[جس نے میرے ڈر کی وجہ سے (بدنظری) چھوڑی میں اسے ایسا ایمان عطا کروں گا جس کی حلاوت وہ دل میں محسوس کرے گا]

کتنا نفع مند سودا ہے کہ بدنظری کی وقتی اور عارضی لذت کو چھوڑنے پر ایمان کی دائمی حلاوت اور شیرینی نصیب ہوتی ہے۔ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے سینے میں ٹھنڈک ڈال دیتے ہیں۔ ویسے بھی دستور ہے کہ عمل کی جزا اسی کی جنس سے ہوا کرتی ہے۔ پس جو شخص غیر محرم پر نظر بازی کی لذت کو ترک کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو عبادت اور

ایمان کی لذت عطا کرے گا۔

بدنظری سے کبھی سیری نہیں ہوتی

حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

''بدنظری چاہے کتنی ہی زیادہ کی جائے، چاہے ہزاروں مردوں اور عورتوں کو گھورا جائے اور گھنٹوں گھورا جائے سیری نہیں ہوتی''

بدنظری ایسی پیاس لگاتی ہے جو کبھی نہیں بجھتی۔ استسقاء کا مریض اتنا پانی پئے کہ پیٹ پھٹنے کو آئے تو بھی پیاس ختم نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے ایک سے بڑھ کر ایک کو خوبصورت بنایا ہے۔ انسان کتنے ٹھپے دیکھے گا۔ نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ ایک کو دیکھا ہے دوسرے کو دیکھنے کی ہوس ہے۔ اس دریا میں ساری عمر بہتے رہیں گے تو بھی کنارے پر نہیں پہنچیں گے اس لئے کہ یہ دریا ناپیدا کنار ہے۔

بدنظری زخم کو گہرا کرتی ہے

نظر کا تیر جب پیوست ہو جاتا ہے تو پھر سوزش قلب بڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔ جتنی بدنظری زیادہ کی جائے اتنا ہی یہ زخم زیادہ گہرا ہوتا ہے۔ حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں

''نگاہ کا تیر پھینکا جائے تو پھینکنے والا پہلے قتل ہو جاتا ہے وجہ یہ ہے کہ نگاہ ڈالنے والا دوسری نگاہ کو اپنے زخم کا مداوا سمجھتا ہے۔ حالانکہ وہ زخم کو زیادہ گہرا کرتا ہے'' (الجواب الکافی ۲۱۷)

؎ لوگ کانٹوں سے بچ کے چلتے ہیں
ہم نے پھولوں سے زخم کھائے ہیں

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

الصبر علی غض البصر ایسر علی الصبر علی الم بعدہ

(الجواب الکافی ۲۱۴)

[آنکھ بند کرنا آسان ہے مگر بعد کی تکلیف پر صبر کرنا مشکل کام ہے]

بدنظری سے بوڑھے بھی محفوظ نہیں

زنا کے عمل سے بہت سے لوگ بچ جاتے ہیں چونکہ اس کے لئے بڑے اہتمام کرنے پڑتے ہیں۔ اول تو جس سے زنا کرنا چاہے وہ راضی ہو، دوسرا مناسب موقع و محل میسر ہو، تیسرا تنہائی بھی ہو ورنہ تو ڈر لگا رہتا ہے کہ اگر کسی کو اطلاع ہو گئی تو عزت خاک میں مل جائے گی۔ اس لئے شائستہ اور معزز لوگ اس میں کم مبتلا ہوتے ہیں۔ اگر پیشہ ور عورتوں سے زنا کرنا چاہے تو مال پیسہ پانی کی طرح بہانا پڑتا ہے۔ مزید براں ایڈز، آتشک، سوزاک جیسی موذی بیماریوں کا ڈر لگا رہتا ہے۔ بخلاف بدنظری والے گناہ کے کہ اس میں سامان کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ نہ ہی اس میں بدنامی کا ڈر ہوتا ہے کیونکہ اس کی خبر تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے کہ نیت کیسی ہے۔ وہ بوڑھے جو عملی طور پر جماع کی قدرت ہی نہیں رکھتے وہ بھی بدنظری کے گناہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں بلکہ ان میں گناہ کی حسرت کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے۔ بقول شاعر

جوانی سے زیادہ وقت پیری جوش ہوتا ہے
بھڑکتا ہے چراغ صبح جب خاموش ہوتا ہے

بعض لوگوں کا جسم بوڑھا ہوتا ہے دل نوجوان ہوتا ہے وہ ہر وقت جوانی کو یاد کرتے رہتے ہیں۔

پیری تمام ذکر جوانی میں کٹ گئی
کیا رات تھی کہ ایک کہانی میں کٹ گئی

بعض کی ٹانگیں قبر میں پہنچ جاتی ہیں کمر جھک جاتی ہے پھر بھی انہیں جوانی کی تلاش ہوتی ہے، بقول شاعر

؎ یہیں کہیں تھی جوانی مگر پتہ نہ چلا
اسی کو ڈھونڈ رہا ہوں کمر جھکائے ہوئے

سوچنا چاہئے کہ اگر جوانی غفلت میں گزر چکی تو چلو بڑھاپے میں ہی رب کو یاد کرلیں مگر یہاں تو الٹی گنگا بہتی ہے

؎ عہد پیری میں جوانی کی امنگ
آہ کس وقت میں کیا یاد آیا

طرفہ تماشہ یہ بھی ہے کہ عورتیں بوڑھے سمجھ کر اس سے پردے کا اہتمام بھی نہیں کرتیں۔ اس سے بدنظری کے گناہ میں اور زیادہ آسانی ہو جاتی ہے۔ شہوت پرست بوڑھے بال سفید کر لیتے ہیں جب کہ دل سیاہ کر بیٹھتے ہیں۔ روز محشر زبان حال سے کہیں گے

؎ ناکردہ گناہوں کی بھی حسرت کی ملے داد
یارب! اگر ان کردہ گناہوں کی سزا ہے

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ایک بوڑھے آدمی ملے جو بہت سے کاموں میں متقی تھے۔ مگر انہوں نے اپنی حالت بیان کی کہ میں غیر محرم کو للچائی نظروں سے دیکھنے میں مبتلا ہوں۔ بدنظری کا کتنا نقصان ہے کہ بوڑھا آدمی قبر کے کنارے تک پہنچ جاتا ہے مگر یہ موذی مرض ساتھ لگا رہتا ہے۔

بدنظری سے توفیق عمل چھن جاتی ہے

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

''بدنظری نہایت ہی مہلک مرض ہے۔ ایک تجربہ تو میرا بھی اپنے بہت سے احباب پر ہے کہ ذکر شغل کی ابتداء میں لذت و جوش کی کیفیت ہوتی ہے مگر بدنظری کی وجہ سے عبادت کی حلاوت اور لذت فنا ہو جاتی ہے اور اس کے بعد

رفتہ رفتہ عبادات کے چھوٹنے کا ذریعہ بھی بن جاتا ہے" (آپ بیتی ۶/۳۱۸)

مثال کے طور پر اگر صحت مند نوجوان شخص کو بخار ہو جائے اور اترنے کا نام ہی نہ لے تو لاغری اور کمزوری کی وجہ سے اس کے لئے چلنا پھرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کوئی کام کرنے کو دل نہیں چاہتا، بستر پر پڑے رہنے کو جی چاہتا ہے۔ اسی طرح جس شخص کو بدنظری کی بیماری لگ جائے وہ باطنی طور پر کمزور ہو جاتا ہے۔ نیک عمل کرنا اس کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس سے عمل کی توفیق چھن جاتی ہے۔ نیک کام کرنے کی نیت بھی کرتا ہے تو بدنظری کی وجہ سے نیت میں فتور آ جاتا ہے۔ بقول شاعر

ے تیار تھے نماز کو ہم سن کے ذکر حور
جلوہ بتوں کا دیکھ کر نیت بدل گئی

بدنظری سے قوت حافظہ کمزور ہوتی ہے

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ غیر محرم عورتوں کی طرف یا نوعمر لڑکوں کی طرف شہوت کی نظر ڈالنے سے قوت حافظہ کمزور ہو جاتی ہے۔ اس کی تصدیق کے لئے یہ ثبوت کافی ہے کہ بدنظری کرنے والے حفاظ کو منزل یاد نہیں رہتی اور جو طلباء حفظ کر رہے ہوں ان کے لئے سبق یاد کرنا مصیبت ہوتا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استاد امام وکیع رحمۃ اللہ علیہ سے قوت حافظہ میں کمی کی شکایت کی تو انہوں نے معصیت سے بچنے کی تلقین کی۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس گفتگو کو شعر کا جامہ پہناتے ہوئے فرمایا

شکوت الی وکیع سوء حفظی
فاوصانی الی ترک المعاصی
فان العلم نور من الٰهی
و نور اللہ لا یعطی لعاصی

[میں نے امام وکیع رحمۃ اللہ علیہ سے اپنے حافظے کی کمی کی شکایت کی، انہوں نے وصیت کی کہ اے طالب علم! گناہوں سے بچ جاؤ کیونکہ علم اللہ تعالیٰ کا نور ہے اور اللہ تعالیٰ کا نور کسی گنہگار کو عطا نہیں کیا جاتا]

کالج، یونیورسٹیوں اور مدارس کے طلباء اور طالبات کے لئے اس میں عبرت کا درس موجود ہے۔

بدنظری ذلت وخواری کا سبب ہے

شیخ واسطی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی ذلت و خواری چاہتے ہیں تو اسے خوبصورت چہرے دیکھنے کی عادت میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ س سے معلوم ہوا کہ بدنظری ذلت وخواری کا بنیادی سبب بنتی ہے۔ جو خوش نصیب لوگ پنی نگاہوں کو پست رکھتے ہیں وہ بڑی بڑی آفتوں اور مصیبتوں سے بچے رہتے ہیں۔ بقول میر تقی میر

اس عاشقی میں عزت سادات بھی گئی

مرزا غالب ایک کہتے ہیں

عشق نے غالب نکما کر دیا
ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

بدنظری سے برکت ختم ہو جاتی ہے

بدنظری کے بداثرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان کی زندگی میں سے رزق میں سے اور وقت میں سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے کام بڑے بڑے مسئلے بن جاتے ہیں۔ جس کام کی بھی انسان کوشش کرے وہ ادھورا رہ جاتا ہے۔ ظاہر میں لگتا ہے کہ کام ہو جائے گا مگر عین وقت پر ہوتے ہوتے رہ جاتا ہے اور پریشانی و پشیمانی کا سبب بنتا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ کسی نے کچھ کر دیا ہے حالانکہ وہ اپنے نفس کی

خباثت کی وجہ سے مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اپنی زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ ایک وقت تھا کہ مٹی کو ہاتھ لگاتے تھے تو سونا بن جاتی تھی اب تو سونے کو ہاتھ لگاؤ تو وہ بھی مٹی بن جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ بدنظری کی وجہ سے انسان کی زندگی سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔

بدنظری کرنے والے سے شیطان پر امید رہتا ہے

ایک بزرگ کی شیطان سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے شیطان لعین سے پوچھا: کہ ایسے نقصان دہ عمل کی نشاندہی کرو جس کی وجہ سے انسان آسانی تمہارے جال میں پھنس جاتا ہے۔ اس مردود نے جواب دیا کہ غیر محرم کی طرف شہوت کی نظر کرنا ایسا کام ہے کہ میں اس بندے سے پر امید رہتا ہوں کہ کبھی نہ کبھی اس کو گناہ میں ملوث کر کے اپنے جال میں پھنسا لوں گا۔ جو لوگ نگاہیں نیچی رکھتے ہیں میرے بہت سے حربے ان پر کارگر ثابت نہیں ہوتے۔ میں نے چاروں سمتوں سے اولاد آدم کو بہکانے کی قسم اٹھائی ہوئی ہے۔ نیچے کی سمت محفوظ سمت ہے۔ جس نے نگاہیں جھکائے رکھیں اس نے مجھے ناامید کئے رکھا۔

بدنظری سے نیکی برباد گناہ لازم

غیر محرم کی طرف للچائی نظروں سے دیکھنے والا عموماً جلد یا بدیر عشق مجازی میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ وہ مخلوق کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ بقول شخصے

توں میرا دین ایمان سجناں

[اے محبوب تو ہی میرا دین اور ایمان ہے]

یہ عمل شرک خفی کہلاتا ہے۔ جب کہ شرک ایسا گناہ ہے جو کئے ہوئے عملوں کے ضائع ہونے کا سبب بنتا ہے۔ اس کو کہتے ہیں نیکی برباد گناہ لازم

بدنظری سے اللہ تعالیٰ کی غیرت بھڑکتی ہے

نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے

اَنَا غَيُوْرٌ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّىْ وَمِنْ غَيْرَتِهٖ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

''میں غیور ہوں اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیور ہیں۔ غیرت ہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ظاہر باطن فواحش کو حرام کر دیا ہے''

بدنظری فحش کاموں کا مقدمہ ہے۔ جو اس کا ارتکاب کرتا ہے اللہ جل شانہ کو غیرت آتی ہے۔ اپنے دربار عالی سے اس کو ملعون و مردود کر دیتے ہیں۔ بدنظری کرنے والے کو اپنی رحمت سے دور کر دیتے ہیں۔ جو لوگ نیک بن کر زندگی گزارنا چاہتے ہیں وہ بدنظری سے بچیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے قریب ہوں۔

بدنظری کرنے والا ملعون ہوتا ہے

حدیث پاک میں ہے

لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَ الْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ (بیہقی۔ مشکوٰۃ ۲۷۰)

''اللہ تعالیٰ لعنت برسائے دیکھنے والے پر اور دیکھنے کا موقع دینے والی پر''

جو لڑکیاں بن سنور کر بے پردہ گلی بازاروں میں گھومتی پھرتی ہیں اور جو لوگ ان کی طرف للچائی نظروں سے دیکھتے ہیں وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی لعنت کے مستحق بنتے ہیں۔ یہ کتنا نقصان عظیم ہے کہ بدنظری والے گناہ کے ارتکاب کے دوران انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہوتا ہے اور لعنتیں برسنے کا موجب بنتا ہے۔ بدنظری والے گناہ سے توبہ کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہئے ایسا نہ ہو کہ ادھر موت آئے اور ادھر رحمتوں کی بجائے لعنتیں برس رہی ہوں۔

خسر الدنیا و الآخرة ذلک هو الخسران المبین

[یہ دنیا و آخرت کا خسارہ ہے اور واضح خسارہ ہے]

بدنظری کو لوگ خفیف سمجھتے ہیں

بدنظری اگرچہ بہت بڑا گناہ ہے مگر اکثر لوگ اس کو خفیف سمجھتے ہیں۔ اس لئے بے دھڑک کرتے ہیں۔ یہ گناہ اول جوانی میں غلبہ شہوت کی وجہ سے کیا جاتا ہے پھر ایسا مرض اور روگ لگ جاتا ہے کہ لب گور تک نہیں جاتا۔ لہٰذا یہ گناہ ہلکا نہیں بلکہ

انہ من اعظم المصائب [یہ بڑی مصیبتوں میں سے ایک ہے]

بدنظری سے بدمعاشی تک

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

''حوادث کی ابتدا نظر سے ہوتی ہے جیسا کہ آگ اور شعلوں کی ابتدا ایک چنگاری سے ہوتی ہے۔ اس لئے شرمگاہ کی حفاظت کے لئے نظر کی حفاظت ضروری ہے'' (الجواب الکافی ۲۰۳)

جو لوگ بدنظری کے مرتکب ہوتے ہیں وہی بدمعاشی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ جو لوگ اپنی نظر کو آزاد چھوڑ دیتے ہیں ان کی شرمگاہ بھی بے قابو ہو جاتی ہے۔ پھر انسان کو فحش کام کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ آنکھ ابتدا کرتی ہے اور شرمگاہ انتہا کرتی ہے۔

بدنظری سے جسم میں بدبو

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''یہ تو بہت مجرب چیز ہے کہ بدنگاہی سے کپڑوں میں تعفن یعنی بدبو پیدا ہو جاتی ہے'' (آپ بیتی)

بدنظری کتنا مہلک مرض ہے کہ اس کا اثر فوری طور ظاہر ہوتا ہے حتیٰ کہ جسم اور کپڑوں سے عجیب قسم کی مہلک بدبو آنے لگتی ہے۔ اس کے بالمقابل جو لوگ اپنی نگاہوں کو پاکیزہ بنا لیتے ہیں اور پاکدامنی کی زندگی گزارتے ہیں ان کے جسموں سے خوشبو آتی ہے۔ حدیث پاک سے بھی اس مضمون کا ثبوت ملتا ہے۔ نبی علیہ السلام کے جسم اطہر سے اتنی خوشبو آتی تھی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم محسوس کر لیتے تھے کہ نبی علیہ السلام کس راستے سے گزرے ہیں۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا چھوٹے بچوں کے ذریعے نبی ﷺ کے پسینے کے قطرے شیشی میں جمع کروالیتی تھیں۔ پھر جب اس کو خوشبو میں ملاتی تھیں تو خوشبو کی خوشبو میں اضافہ ہو جاتا تھا۔

یہی بات سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں دیکھی گئی، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔

كَانَ رِيْحُ اَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ اَطْيَبُ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ

[ابوبکر کی خوشبو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی تھی]

اس سے معلوم ہوا کہ عفت و پاکدامنی کی زندگی گزارنے والوں کے جسم میں خوشبو پیدا ہو جاتی ہے، جب کہ بدنگاہی اور فحاشی کے مرتکب ہونے والوں کے جسم سے بدبو آتی ہے۔ یورپ امریکہ کا سفر کرنے والے اس کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ فرنگی لوگ دیکھنے میں گورے چٹے ہوتے ہیں، کپڑے صاف ستھرے ہوتے ہیں مگر جہاز میں ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ جائیں تو عجیب سی بدبو ان کے جسم سے آ رہی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ [بے شک مشرکین نجس ہوتے ہیں]

ساری دنیا جانتی ہے کہ نجاست میں بدبو ہوتی ہے۔ مزید کچھ کہنے کی ضرورت ہی

نہیں ہے۔

بدنظری کی نقد سزا

بدنظری کی ایک قسم یہ ہے کہ کسی کے مکان کے سوراخ، کھڑکی یا دروازے سے دیکھا جائے۔ حدیث پاک میں اس پر سخت وعید آئی ہے۔ یہاں تک کہ گھر والے کو اختیار دیا گیا ہے کہ جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑ دے۔

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

ان امرا اطلع علیک بغیر اذن فخذ فته بحصاة ففقات عینه ما کان علیک من جناح (ابن کثیر ۳/۲۸۰)

[اگر کوئی بغیر اجازت تمہارے گھر میں جھانکے تو تم اس کو کنکری اٹھا کر مارو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے]

بدنظری کی وجہ سے قرآن بھول گیا

امام ابن جوزی اپنی کتاب تلبیس ابلیس میں تحریر فرماتے ہیں کہ ابو عبداللہ ابن انجلا کہتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا ایک خوبصورت نصرانی لڑکے کو دیکھ رہا تھا کہ اتنے میں ابو عبداللہ بلخی میرے سامنے سے گزرے، پوچھا کیسے کھڑے ہو؟ میں نے کہا، اے چچا! آپ اس خوبصورت چہرے کو دیکھتے ہیں اسے کیونکر آتش دوزخ میں عذاب دیا جائے گا۔ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ میرے شانوں کے درمیان مارے اور کہا کہ اس بدنظری کا نتیجہ تمہیں ملے گا۔ اگرچہ کچھ مدت گزر جائے۔ میں نے چالیس برس کے بعد اس گناہ کی نحوست دیکھی کہ قرآن مجید مجھ کو یاد نہ رہا۔ (تلبیس ابلیس ۳۳۹)

ابو الادیان کہتے ہیں کہ میں اپنے استاد ابو بکر دقاق کے ساتھ جا رہا تھا۔ ایک نوعمر لڑکے کے چہرے پر میری للچائی نظر پڑی تو شیخ نے فوراً بھانپ لیا۔ فرمایا کہ تم اس کا نتیجہ

پاؤ گے۔ میں کچھ عرصے کے بعد قرآن بھول گیا۔

بدنظری اور تصاویر

بدنظری کی ایک قسم وہ برہنہ تصاویر دیکھنا ہے جو اخباروں اور کتابوں کی زینت بنتی ہیں یا جنسی مضامین پر مشتمل رسالوں کے سرِورق پر چھپتی ہیں۔ فلموں اور ڈراموں میں کام کرنے والی عورتوں کی تصاویر دیکھنا، ٹی وی اناؤنسر کو خبریں سننے کے بہانے دیکھنا، راستہ چلتے سڑک کے کناروں پر لگے ہوئے سائن بورڈ پر بنی ہوئی تصاویر دیکھنا، یا گرل فرینڈ، بوائے فرینڈ کی تصویر چھپا کر رکھنا اور تنہائی میں گھنٹوں للچائی نظروں سے دیکھنا۔ یا انٹرنیٹ پر پیشہ ور لڑکیوں کی ننگی تصاویر دیکھنا یا فحش مناظر والی سی ڈی پر تصاویر کو دیکھنا سب کا سب حرام ہے۔ بعض لوگ شادی بیاہ کے موقع پر مخلوط محفلوں کی تصاویر اپنے پاس رکھتے ہیں اور دیکھتے دکھاتے ہیں۔ تصاویر دیکھنا زندہ آدمی کو دیکھنے سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ راہ چلتے غیر محرم کے خدوخال کو اتنا باریک بینی سے نہیں دیکھا جا سکتا جتنا تصاویر کے ذریعے دیکھنا ممکن ہے۔ اس سے زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ کسی بدحال شاعر نے تصویر کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے

تری تصویر میں اک بات تجھ سے بھی نرالی ہے
کہ جتنا چاہو بوسے لو نہ جھڑکی ہے نہ گالی ہے

بدنظری اور حسن پسندی کا دھوکہ

بعض جاہل لوگ کہتے ہیں کہ ہم خوبصورت شکلوں صورتوں کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ یہ محض دھوکہ اور شیطانی تلبیس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کتنی جائز اور حلال چیزیں ایسی بنائی ہیں جو اس کی قدرت کا شاہکار ہیں۔ پھولوں کے رنگ برنگ ڈیزائن دیکھیں۔ اس کی نزاکت پر غور کریں۔ اس کی خوشبو سونگھ کر دیکھیں کہ کیسے

دماغ معطر کر دیتی ہیں۔ پھلوں کی بناوٹ اور ان کی شیرینی پر غور کریں۔

اُنْظُرُوْا اِلٰی ثَمَرِہٖ اِذَا اَثْمَرَ

(دیکھو اسے پھلوں کی طرف جب پھل لے آئیں)

دریاؤں، آبشاروں مرغزاروں کو دیکھیں۔ زمین کی وسعتیں آسمان کی رفعتیں انسان کو اپنے اوپر غور کرنے کی دعوت دیتی ہیں۔ رب کریم ارشاد فرماتے ہیں:

اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ وَ اِلَی السَّمَآءِ کَیْفَ رُفِعَتْ
وَ اِلَی الْجِبَالِ کَیْفَ نُصِبَتْ وَ اِلَی الْاَرْضِ کَیْفَ سُطِحَتْ

[کیا نہیں دیکھتے اونٹ کی طرف کہ کیسے پیدا کیا گیا اور آسمان کی طرف کہ کیسے بلند کیا گیا اور پہاڑوں کی طرف کیسے گاڑے گئے اور زمین کی طرف کہ کیسے پھیلائی گئی]

غور کرتا ہے تو سورج چاند ستاروں کے حسن و جمال کو دیکھیں۔ کیا ہوا میں اڑتے خوبصورت پرندے اور پانی میں تیرتی رنگ برنگ مچھلیاں غور کرنے کے لئے کم ہیں؟ فقط انسانوں کے چہرے ہی دیکھنے کے لئے رہ گئے ہیں۔ یہ سب عذر لنگ ہے اور عذر گناہ بدتر از گناہ کی مانند ہے۔

حضرت اشرف علی تھانویؒ کے سامنے ایک مرتبہ ایسے ہی کسی دل کے ہاتھوں مجبور شخص نے یہی عذر کیا کہ حضرت ہم تو خوبصورت چہروں کو اس لئے دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالٰی کی صناعی اور قدرت ظاہر ہوتی ہے۔ آپ نے اسے بڑا عبرت انگیز جواب دیا فرمایا پھر تم اپنی والدہ کی شرمگاہ کو دیکھا کرو کہ کس طرح ایک چھوٹے سے راستے سے تمہارے جیسے شخص کو پیدا کیا۔

بدنظری کی نحوست

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص آیا جس کی نگاہ نے راستے میں خطا

کی تھی۔ آپ نے اس کی آنکھوں کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور فرمایا ما بال اقوام یترشح الزنا من اعینھم (اس قوم کو کیا ہو گیا ہے بے محابا ہمارے پاس چلے آتے ہیں حالانکہ ان کی آنکھوں سے زنا ٹپکتا ہے) وہ شخص حیران رہ گیا اور پوچھنے لگا کہ کیا ابھی وحی کا سلسلہ باقی ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ یہ تو مومن کی فراست ہے:

اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ

(مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے)

اہل کشف نے لکھا ہے کہ بدنظری سے آنکھوں میں ایسی ظلمت پیدا ہو جاتی ہے کہ جس کو بصیرت والا شخص پہچان لیتا ہے۔ جبکہ عفیف اور متقی شخص کی آنکھوں میں نور ہوتا ہے۔

بدنظری کا عبرتناک انجام

حضرت شیخ الحدیثؒ فرماتے ہیں "ایک شخص کا جب مرنے کا وقت ہوا تو لوگ اسے کلمے کی تلقین کرنے لگے تو وہ جواب میں کہنے لگا کہ میری زبان حرکت نہیں کرتی۔ پوچھا کیا وجہ ہے کہنے لگا کہ ایک عورت مجھ سے تولیہ خریدنے آئی تھی مجھے اچھی لگی میں للچائی نظروں سے اسے دیکھتا رہا" (آپ بیتی ص ۳۲۰ ص ۶)

ابن جوزی نے لکھا ہے کہ مصر کی جامع مسجد کا مؤذن مینارے پر اذان دینے کے لئے چڑھا۔ ہمسائے کی چھت پر نظر پڑی تو ایک خوبصورت نصرانی لڑکی نظر آئی۔ سوچا کہ نئے کرائے دار معلوم ہوتے ہیں اذان کے بعد تعارف کروں گا۔ اذان دے کر ہمسائے کے دروازے پر پہنچا۔ دستک دینے پر لڑکی کے والد سے ملاقات ہوئی۔ دوران گفتگو پتہ چلا کہ لڑکی کنواری ہے۔ مؤذن نے کہا کہ میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ لڑکی کے والد نے کہا کہ ہمارا مذہب قبول کرلو۔ ہم شادی کر دیں گے۔ اس مؤذن کے دل پر شہوت کا ایسا جھوت سوار تھا کہ اس نے ہاں کر دی۔ لڑکی کے والد نے کہا

آپ اوپر چھت پر آئیں۔ بیٹھ کر تفصیل سے بات کرتے ہیں۔ مؤذن سیڑھیاں چڑھنے لگا کہ درمیان میں پاؤں پھسلا تو یہ گردن کے بل گرا اور جان نکل گئی۔ بقول شاعر

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

بدنظری پر غیر معینہ سزا

ارشاد باری تعالیٰ ہے

يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورِ

[جانتا ہے آنکھوں کی خیانت کو اور جو دلوں میں چھپاتے ہیں]

اس آیت میں بدنظری کے گناہ ہونے کا تذکرہ تو فرمایا مگر کوئی معین و مقرر سزا بیان نہیں کی گئی۔ اس میں راز یہ ہے کہ لوگ دو طرح کے ہوتے ہیں ایک بے حس لوگ لاتوں کے بھوت ہوتے ہیں جو باتوں سے نہیں بلکہ جوتوں سے ہی مانتے ہیں۔ ان کو دھمکی دی گئی ہے کہ ہم آنکھوں کی خیانت کو جانتے ہیں۔ اگر تم لوگ باز نہ آئے تو خوب سزا دیں گے۔

چوریاں آنکھوں کی اور سینوں کے راز
جانتا ہے سب کو تو اے بے نیاز

دوسرے حساس لوگ ہوتے ہیں ان کو پتہ چل جائے کہ ہمارے آقا کو ہمارے کرتوت کی خبر ہو گئی تو شرم کے مارے گڑ جاتے ہیں۔ تو اس آیت میں ان کو شرم دلا دی گئی۔ ان کے لئے اتنا ہی کافی تھا۔ بدنظری کرنے پر ہر شخص کو اس کی طبیعت کے مطابق سزا دی جائے گی۔ بقول شخصے

"جیسی روح ویسے فرشتے"

جتنا بے حیا اتنی زیادہ سزا!

بدنظری کا اثر دل پر

حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دل کا گناہ نظر بازی سے وجود میں آتا ہے۔ بہت سے لوگ غیر محرم عورتوں اور نوعمر لڑکوں کو للچائی نظروں سے دیکھتے ہیں تو دل میں ان کے نقش حسن کی چھاپ لگ جاتی ہے۔ پھر وہ اپنی خلوتوں میں سوچ اور خیال کے ذریعے ان سے شہوت پوری کرنے کے مزے لیتے ہیں۔ یہ دل کا گناہ آنکھوں کے گناہ سے شدید تر ہے۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے ہمبستری کرے مگر تصور میں کسی غیر عورت کا خیال لائے تو اسے زنا کرنے کا گناہ ہوگا۔

بدنظری اور بے نور چہرہ

بدنظری کے اثرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ چہرے کو بے نور کر دیا جاتا ہے۔ حدیث پاک میں آیا ہے

عَنْ أَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَتَغُضُّنَّ اَبْصَارَكُمْ اَوْ لَتَحْفَظُنَّ فُرُوْجَكُمْ اَوْ لَيَكْسِفَنَّ اللّٰهُ وُجُوْهَكُمْ (رواہ الطبرانی، الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۳۷)

[نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ یا تم اپنی نگاہ نیچی رکھو گے اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو گے یا پھر اللہ تعالیٰ تمہاری صورتیں بدل دے گا]

شکل بدلنے کی ابتدا یہی ہے کہ چہرے کو بے نور کر دیا جائے، خوبصورتی کے باوجود چہرہ بے رونق ہو۔

بدنظری سے پرہیز کا انعام

جو شخص اپنی نگاہوں کی حفاظت کرے اسے آخرت میں دو انعام ملیں گے۔ ایک تو ہر نگاہ کی حفاظت پر اسے اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔ دوسرا انعام یہ کہ ایسی آنکھیں قیامت کے دن رونے سے محفوظ رہیں گی۔ حدیث پاک میں ہے

رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا عَيْنٌ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ وَ عَيْنٌ سَهِدَتْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ عَيْنٌ خَرَجَ مِنْهَا مِثْلُ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

(الترغیب والترہیب: ج ۳ ص ۳۴)

[نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر آنکھ قیامت کے دن روئے گی سوائے اس آنکھ کے جو خدا کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے بند رہے۔ اور وہ آنکھ جو خدا کی راہ میں جاگتی رہے اور وہ آنکھ جو خدا کے خوف سے روئے گو اس میں سے مکھی کے سر کے برابر آنسو نکلے]

بدنظری میں غایت احتیاط

بدنظری والے گناہ سے بچنے کے لئے ہر ممکن احتیاط کرنی چاہئے۔ مردوں کے لئے فقط غیر محرم عورتوں کو دیکھنے کی بات ہی نہیں۔ اگر محرم عورت کو دیکھنے سے شہوت ابھرے تو اس کی طرف بھی نہ دیکھے۔ نوعمر لڑکوں کی طرف بھی نہ دیکھے بلکہ اگر کسی مرد کے چہرے کو دیکھ کر گناہ کا خیال پیدا ہو تو اس کے چہرے کو دیکھنے سے بھی پرہیز کرے۔ یہی معاملہ عورتوں کا ہے کہ ان کے لئے فقط غیر مرد کو دیکھنا ہی منع نہیں بلکہ اگر کسی لڑکی کا چہرہ دیکھ کر دل میں چھپی شہوت بیدار ہوتی ہے تو اس کی طرف بھی نہ دیکھے۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ منع فرمایا کرتے تھے کہ آدمی کسی نوعمر لڑکے کو نظر جما کر دیکھے۔

(تلبیس ابلیس ۲۴۶)

ہمارے مشائخ نے فرمایا کہ تم نوعمر لڑکوں کے ساتھ نہ بیٹھو کیونکہ ان کا فتنہ دوشیزہ لڑکیوں کے فتنے سے بھی زیادہ ہے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ غیر لڑکی کے ساتھ بیٹھنے میں تو کئی رکاوٹیں ہوتی ہیں مگر نوعمر لڑکے کے ساتھ بیٹھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی لہذا فتنے کا اندیشہ زیادہ ہے۔ اسی پر قیاس کرنا چاہئے کہ عورت کیلئے مرد تک پہنچنے میں کئی

روکاوٹیں ہوتی ہیں مگر ایک عورت کے لئے دوسری عورت کے پاس بیٹھنا تو آسان ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر عورت دل میں خطرہ محسوس کرے کہ فلاں عورت کے پاس بیٹھنے میں گناہ میں ملوث ہونے کا ڈر ہے تو اس سے اسی طرح دور رہے جیسے مرد سے دور رہتی ہے حتیٰ کہ اس کے چہرے کی طرف بھی نظر نہ اٹھائے۔ زیادہ گفتگو سے بھی پرہیز کرے۔

قدم قدم پہ یہاں احتیاط لازم ہے
کہ منتظر ہے یہ دنیا کسی بہانے کی

بدنظری سے ہاتھی بھی پھسل جاتا ہے

جس شخص کو بدنظری کی عادت پڑ جائے وہ شرمگاہ کی حفاظت کبھی نہیں کر سکتا۔ شیطان عجیب انداز سے دھوکہ دیتا ہے کہ تم فقط دیکھتے ہو کرتے تو کچھ نہیں۔ حالانکہ یہی دیکھنا ہی تو کرنے کا مقدمہ ہے۔ ظاہر میں انسان جتنا بھی صاحب استقامت (ہاتھی) ہو اگر بدنظری سے نہیں بچے گا تو ایک نہ ایک دن ضرور پھسل جائے گا۔

اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کے سرِعام رکھ دیا

بدنظری کے تین بڑے نقصانات

بدنظری سے انسان کے اندر نفسانی خواہشات کا طوفان اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور انسان اس سیلاب کی رو میں بہہ جاتا ہے۔ اس سے تین بڑے نقصانات وجود میں آتے ہیں۔

(۱)...... بدنظری سے انسان کے دل میں خیالی محبوب کا تصور پیدا ہو جاتا ہے۔ حسین چہرے اس کے دل و دماغ پہ قبضہ کر لیتے ہیں۔ وہ شخص جانتا ہے کہ میں ان حسین شکلوں تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا مگر اس کے باوجود تنہائیوں میں ان کے تصور سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ بعض مرتبہ تو گھنٹوں ان کے ساتھ خیال کی دنیا میں باتیں کرتا ہے۔

معاملہ اس حد تک بڑھ جاتا ہے کہ

؎ تم مرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

بدنظری کے ساتھ ہی شیطان انسان کے دل و دماغ پر سوار ہو جاتا ہے اور اس شخص سے شیطانی حرکتیں کروانے میں جلدی کرتا ہے۔ جس طرح ویران اور خالی جگہ پر تند و تیز آندھی اپنے اثرات چھوڑتی ہے۔ اسی طرح شیطان بھی اس شخص کے دل پر اپنے اثرات چھوڑتا ہے تاکہ اس دیکھی ہوئی صورت کو خوب آراستہ و مزین کر کے اس کے سامنے پیش کرے اور اس کے سامنے ایک خوبصورت بت بنا دے۔ ایسے شخص کا دل رات دن اسی بت کی پوجا میں لگا رہتا ہے۔ وہ خام آرزوں اور تمناؤں میں الجھا رہتا ہے۔ اسی کا نام شہوت پرستی، خواہش پرستی، نفس پرستی بلکہ بت پرستی ہے۔ یہ شرک خفی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا

[اور اس کا کہنا نہ مان جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے اور اس کا کام حد سے بڑھ گیا ہے] (الکہف ۲۸)

ان خیالی معبودوں سے جان چھڑائے بغیر نہ تو ایمان کی حلاوت نصیب ہوتی ہے نہ قرب الٰہی کی ہوا لگتی ہے۔ بقول شاعر

بتوں کو توڑ تخیل کے ہوں کہ پتھر کے

(۲) بدنظری کا دوسرا نقصان یہ ہے کہ انسان کا دل و دماغ متفرق چیزوں میں بٹ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے مصالح و منافع کو بھول جاتا ہے۔ گھر میں حسین و جمیل نیکو کار اور وفادار بیوی موجود ہوتی ہے مگر اس شخص کا دل بیوی کی طرف مائل ہی نہیں ہوتا۔ بیوی اچھی نہیں لگتی۔ ذرا ذرا سی بات پر اس سے الجھتا ہے، گھر کی فضا میں بے سکونی پیدا

ہو جاتی ہے، جب کہ یہی شخص بے پردہ گھومنے والی عورتوں کو اس طرح للچائی نظروں سے دیکھتا ہے جس طرح شکاری کتا اپنے شکار کو دیکھتا ہے۔ بسا اوقات تو اس شخص کا دل کام کاج میں بھی نہیں لگتا۔ اگر طالبعلم ہے تو پڑھائی کے سوا ہر چیز اچھی لگتی ہے۔ اگر تاجر ہے تو کاروبار سے دل اکتا جاتا ہے، کئی گھنٹے سوتا ہے مگر پرسکون نیند سے محروم رہتا ہے، دیکھنے والے سمجھتے ہیں کہ سویا ہوا ہے جب کہ وہ خیالی محبوب کے تصور میں کھویا ہوا ہوتا ہے۔

(۳)...... بدنظری کا تیسرا بڑا نقصان یہ ہے کہ دل حق و باطل اور سنت و بدعت میں تمیز کرنے سے عاری ہو جاتا ہے۔ قوت بصیرت چھن جاتی ہے۔ دین کے علوم و معارف سے محرومی ہونے لگتی ہے۔ گناہ کا کام اس کو گناہ نظر نہیں آتا۔ پھر ایسی صورتحال میں دین کے متعلق شیطان اس کو شکوک و شبہات میں مبتلا کر دیتا ہے۔ نیک لوگوں سے بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں حتیٰ کہ اسے دینی شکل و صورت والے لوگوں سے ہی نفرت ہو جاتی ہے۔ وہ باطل پہ ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو حق پر سمجھتا ہے اور بالآخر ایمان سے محروم ہو کر دنیا سے جہنم رسید ہو جاتا ہے۔

بدنظری سے متعلق اقوال سلف

(۱)...... حدیث پاک میں ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَ الْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ (بیہقی۔ مشکوٰۃ ۲۷۰)

(اللہ تعالیٰ لعنت کرتے ہیں بدنظری کرنے والے مرد اور بدنظری کرنے والی عورت پر۔)

(۲)...... حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی کہ شیر اور اژدھے کے پیچھے چلے جانا مگر کسی عورت کے پیچھے ہرگز نہ جانا (مقصد یہ ہے کہ شیر اور اژدھا پلٹ آیا

تو موت کے منہ میں چلے جاؤ گے اگر عورت پلٹ آئی تو جہنم کے منہ میں چلے جاؤ گے)

(۳)...... حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام سے لوگوں نے پوچھا کہ زنا کی ابتداء کہاں سے ہوتی ہے؟ فرمایا، آنکھوں سے۔

(۴)...... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر دو بوسیدہ ہڈیاں بھی خلوت میں تنہا ہوں تو ایک دوسرے کا قصد کریں گی (بوسیدہ ہڈیوں سے مراد بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت ہے)

(۵)...... حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب تم کسی کو دیکھو کہ وہ نوعمر لڑکے کی طرف نظر جما کر دیکھ رہا ہے تو سمجھ لو کہ دال میں کچھ کالا ہے۔

(۶)...... فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں تیس مشائخ سے ملا ہوں جو ابدال شمار کیے جاتے تھے ہر ایک نے مجھے رخصت کے وقت وصیت کی کہ نوعمروں کی ہمنشینی سے بچتے رہنا۔

(۷)...... ابن طاہر مقدسی فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص کی شہوت کسی مرد کو دیکھنے سے بھڑکے تو اس کے لئے اس مرد کو دیکھنا حرام ہے۔

(۸)...... امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ مرید پر پھاڑ کھانے والا شیر جھپٹے تو میں اتنا نہیں ڈرتا جتنا نوعمر لڑکوں کی ہم نشینی سے ڈرتا ہوں۔

(۹)...... حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری فرمایا کرتے تھے کہ بدنظری کرنا قوت حافظہ کے لئے زہر قاتل کی مانند ہے۔

(۱۰)...... حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں کہ جس شخص کی نظر قابو میں نہیں اس کا دل قابو میں نہیں اور جس کا دل قابو میں نہیں اس کی شرمگاہ قابو میں نہیں رہے گی۔

بدنظری کا علاج

دور حاضر میں انٹرنیٹ، ٹی وی اور وی سی آر کی وجہ سے گھر گھر میں فلمیں ڈرامے عام ہوگئے ہیں۔ عریانی فحاشی کا سیلاب امڈ آیا ہے۔ جوان العمر عورتیں بن ٹھن کر بے پردہ گلی بازاروں میں گھومتی پھرتی ہیں۔ اشتہار بازی کے نام پر سڑکوں کے اطراف میں عورتوں کی جاذب نظر تصاویر آویزاں ہیں۔ اخبار و رسائل میں پرکشش تصاویر عام سی بات ہے۔ ایسے حالت میں نوجوان تو کیا بوڑھوں کے لئے بھی نظر کی حفاظت ایک مصیبت بن گئی ہے۔ کوشش کے باوجود اس سے نجات کی صورت نظر نہیں آتی۔ جن لوگوں کے دلوں میں ہدایت کا نور موجود ہے وہ اس گناہ کے صادر ہونے پر اندر ہی اندر کڑھتے رہتے ہیں۔ سالکین طریقت اپنے مشائخ سے بدنظری کا علاج معلوم کرتے ہیں تاکہ اس بیماری سے شفاء نصیب ہو۔ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں اس بیماری سے شفایاب ہونے کے چند مجرب نسخے پیش کر دیئے جائیں تاکہ نگاہیں حرام سے ہٹ کر حلال کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ شہوت کی بھڑکتی آگ کے شعلے ٹھنڈے ہوں۔ پاکیزگی اور پاکدامنی کی زندگی گزارنی آسان ہو جائے۔

قرآن مجید کی روشنی میں

بدنظری سے بچنے کے لئے قرآن مجید کی روشنی میں سات نسخے درج ذیل ہیں

(۱)......ارشاد باری تعالیٰ ہے

قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ

(ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں)

بدنظری کا سب سے بہترین علاج اپنی نگاہوں کو پست رکھنا ہے۔ پس سالک کو چاہئے کہ گلی کوچہ بازار میں چلتے ہوئے اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کی عادت بنائے۔ پیدل

چل رہا ہو تو سڑک پر نظر رکھے۔ سواری پہ ہو تو نگاہ اتنی اٹھائے کہ دوسری سواریاں اور راہگیروں کے گزرنے کا پتہ چلتا رہے۔ کسی کے چہرے کی طرف نظر نہ اٹھائے چونکہ فتنے کا مبتدا یہی ہوتا ہے۔ اگر نظر خطا کرے تو استغفار پڑھے اور پھر نگاہیں نیچی کرے۔ اس عادت کو اپنانے کے لئے کوشش کرتا رہے حتیٰ کہ یہ زندگی کا حصہ بن جائے۔ اگر دفتری کام کے سلسلے میں یا خرید و فروخت کے معاملے میں کسی عورت سے بسبب ضرورت بات کرنی پڑے تو اس کے چہرے کی طرف نظر نہ کرے۔ جس طرح دو نا راض بندے مجبوری میں ایک دوسرے سے بات کریں بھی تو چہروں پہ نظر نہیں ڈالتے، آنکھ سے آنکھ نہیں ملاتے اسی طرح ذہن میں خیال رکھے کہ غیر محرم سے میری اللہ تعالیٰ کے لئے ناراضگی ہے لہٰذا اس کے چہرے کو نہیں دیکھنا۔

(۲) ارشاد باری تعالیٰ ہے

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ (النساء:۳)

[نکاح کرو عورتوں سے جو تمہیں بھلی لگتی ہوں]

جتنا جلدی ممکن ہو سکے دیندار، فرمانبردار، حسن و جمال والی لڑکی سے شادی کرنے تاکہ جنسی ضرورت پوری ہو سکے۔ جو انسان بھوکا ہو وہ چاہے کہ میں نفلیں پڑھ لوں تاکہ بھوک اتر جائے تو اس کو اپنا علاج کروانا چاہیئے۔ بھوک کا علاج یہ ہے کہ روٹی کھائے اور اللہ تعالیٰ سے بھوک اترنے کی دعا کرے۔ اسی طرح نظر کو پاکیزہ رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ شادی کرلے اور اللہ تعالیٰ سے پاکیزہ نظر حاصل ہونے کی دعا کرے۔ جب موقع ملے تو اپنی بیوی کے چہرے کو محبت کی نظر سے دیکھے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اگر یہ نعمت نہ ملتی تو کتنی مصیبت ہوتی۔ جو شوقیہ نظریں گلی کوچہ بازار میں چلنے والے بے پردہ عورتوں پر ڈالتا ہے وہ اپنی بیوی پر ڈالے۔ بیوی کو صاف ستھرا رہنے کی تلقین کرے، اچھے کپڑے لاکر دے، جو کچھ دوسری عورتوں کے پاس ہے وہی سب کچھ بیوی کے پاس

ہے۔ دل میں سوچے کہ اگر میں غیر محرم کی طرف دیکھوں گا تو اللہ تعالیٰ ناراض ہوں گے اور اگر بیوی کو دیکھوں گا تو وہ راضی ہوں گے۔ حدیث پاک میں ہے۔

جو شخص اپنی بیوی کو مسکراتا ہوا دیکھتا ہے اور بیوی خاوند کو مسکرا کر دیکھتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو مسکرا کر دیکھتے ہیں۔ حلال کو جی بھر کر دیکھے تا کہ حرام کی طرف میلان ہی نہ ہو۔ جب بھی نفس غیر محرم کی طرف دیکھنے کی خواہش کرے تصور میں بیوی کا چہرہ لے آئے۔ گناہ کا خیال دل سے دور ہو جائیگا۔

(۳)......ارشاد باری تعالیٰ ہے

إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ (الاعراف:۲۱)

[بے شک جو ڈرتے ہیں، جب ان پر شیطانی لشکروں میں سے کوئی گھیرے تو وہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں پس انہیں سوجھ آ جاتی ہے]

اس آیت مبارکہ سے یہ راز کھلتا ہے کہ جب بھی شیطان انسان پر حملہ آور ہو اور دل میں گناہ کا وسوسہ ڈالے تو ذکر کے ذریعے سے اپنا دفاع کرے۔ چنانچہ بازار میں سے گزرتے ہوئے ذکر کا اہتمام کرے۔ ہو سکے تو ہاتھ میں تسبیح رکھ لے ورنہ قلبی ذکر تو کرتا ہی رہے۔ غفلت گناہ کا مقدمہ ہے۔ ذکر کے ذریعے غفلت کو دور کرے۔ ذکر کا نور رفتہ رفتہ دل میں ایسا سرور پیدا کرتا ہے کہ غیر کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کو جی نہیں چاہتا۔

؎ دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی

(۴)......ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ (العلق ۱۴)

(کیا جانتے نہیں کہ اللہ دیکھ رہا ہے)

سالک کا نفس جب بھی نامحرم کی طرف دیکھنے کا تقاضا کرے تو فوراً سوچے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ نگاہ قابو میں رکھنی آسان ہو جائے گی۔ اس کی مثال یوں سمجھیں کہ اگر اس عورت کا باپ یا خاوند ہماری طرف دیکھ رہا ہو تو کیا ہماری نظریں اس حال میں اس عورت کے چہرے کی طرف اٹھ سکیں گی۔ ہمیں جھجک محسوس ہوگی کہ اس عورت کا باپ یا خاوند ہم سے سخت ناراض ہوگا۔ اسی طرح یہ سوچنا چاہیے کہ جب اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھ رہے ہیں اور منع فرمایا ہے کہ ہم غیر محرم کی طرف نظر نہ اٹھائیں۔ اس کے باوجود اگر ہم دیکھیں گے تو یقیناً پروردگار عالم کو جلال آئے گا۔ اگر پکڑ کر لی تو ہمارا کیا بنے گا۔

(۵)......ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:۶۹)

(جو ہماری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ہم ضرور اسے اپنا راستہ دکھاتے ہیں)

مفسرین کرام نے لکھا ہے کہ شریعت پر عمل کی خاطر نفس کے خلاف کام کرنے کو مجاہدہ کہتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ مجاہدے سے مشاہدہ نصیب ہوتا ہے۔ لہٰذا جب بھی نفس غیر محرم کی طرف دیکھنے کا تقاضا کرے تو اپنی قوت ارادی سے اس کے خلاف کرے، ذہن میں یہ رکھے کہ اس مجاہدے کے بدلے مجھے محبوب حقیقی کا مشاہدہ نصیب ہوگا۔ ویسے بھی یہ مجاہدہ چند لمحوں کا ہوتا ہے جب کہ مشاہدے کی لذت ہمیشہ کے لئے ہوگی۔ یاد رکھیں کہ ضبط نفس کے نور سے دل بہت جلدی صاف ہوتا ہے۔ تسبیح کے دانے اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ہمت ہارنے سے مسئلہ حل نہیں ہوتا ہمت کرنے سے مسئلہ حل ہوگا، بس اپنے نفس پر جبر کرے اور اسے شریعت کی لگام ڈالے تاکہ قیامت کے دن سعادت کا ہار پہننا نصیب ہو۔

(۶)......ارشاد باری تعالیٰ ہے

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا (النساء : ۵۸)

(اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں امانت والوں کو پہنچا دو)

سالک اپنے ذہن میں یہ خیال جمائے کہ میری آنکھیں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی امانت ہیں۔ مجھے اس امانت کو حکم الٰہی کے مطابق استعمال کرنا ہے۔ اگر اس کے خلاف کیا تو امانت میں خیانت کا مرتکب ہوں گا۔ عام دستور ہے کہ جو بندہ ایک مرتبہ امانت میں خیانت کا مرتکب ہو تو دوسری مرتبہ اس کو امانت سپرد نہیں کی جاتی۔ ایسا نہ ہو کہ میں دنیا میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بینائی کو غیر محرم کے دیکھنے میں استعمال کروں اور قیامت کے دن مجھے بینائی واپس ہی نہ کی جائے۔ اگر اس دن اندھا کھڑا کر دیا تو کیا بنے گا۔

قرآن مجید سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کچھ لوگوں کو اندھا کھڑا کریں گے اور وہ پوچھیں گے کہ

رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْ أَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا

(اے رب مجھے کیوں اندھا کھڑا کیا حالانکہ میں تو بینا تھا)

یہ بات بھی غور طلب ہے کہ ہم دنیا میں ایسے وقت میں پیدا ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب کی زیارت نہیں کر سکے۔

اگر قیامت کے دن اندھے کھڑے کیے گئے تو اس دن بھی محبوب خدا ﷺ کا دیدار نہیں کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس دوہری محرومی سے ہم سب کو بچائے۔ لہٰذا نگاہوں کا ٹھیک استعمال کرنا ضروری ہے تاکہ قیامت کے دن یہ امانت دوبارہ نصیب ہو جائے۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَمِيْلٌ (اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے) (الجامع صغیر: ج ۱، ص ۲۶۳) اس مضمون کو ذہن میں رکھ کر سوچے کہ اگر میں نے دنیا کے حسینوں کو گندی نظر سے دیکھا تو کہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے حسن و جمال کا مشاہدہ کرنے سے محروم نہ کر دے۔

(۷) ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ (الحدید)

[کیا ایمان والوں پر ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد سے ڈر جائیں اور جو اترا ان پر سچا دین]

سالک کا نفس جب بھی بدنظری کا ارتکاب کرنا چاہے تو فوراً دل میں اس آیت کا مفہوم سوچے کہ کیا ایمان والوں کے لئے ابھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل ڈر جائیں۔ جب جب نظر اٹھانے کو جی چاہے تب تب اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہے۔ کیا ایمان والوں کیلئے ابھی اللہ تعالیٰ سے ڈر جانے کا وقت نہیں آیا۔ ہر نظر پہ یہ مضمون سوچتا رہے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا رہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا ڈر عطا فرمائیں گے اور بدنظری سے بچی توبہ نصیب ہو جائے گی۔

حدیث پاک کی روشنی میں

نبی علیہ السلام نے نظر کی حفاظت کے متعلق بہت تاکید فرمائی۔ انسانی چہرے کی کشش تو اپنی جگہ ہوتی ہے نبی علیہ السلام نے تو جانوروں کی شرمگاہ دیکھنے سے بھی منع فرمایا۔ نظر کو شیطان کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر کہا۔ حدیث پاک پر غور کرنے سے دو اہم نسخے بدنظری کے علاج سے متعلق نظر آتے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(۱)..... نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی غیر محرم پر اچانک نظر پڑ جائے اور اس کا حسن و جمال دل میں اتر جائے تو چاہیے کہ گھر آ کر اپنی بیوی سے ہمبستری کرے۔ جو کچھ اس غیر محرم کے پاس ہے وہی سب کچھ بیوی کے پاس ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حلال طریقے پر اپنی ضروریات کو پورا کر لینے سے حرام سے بچنا آسان ہو جاتا ہے۔

(۲)......ایک نوجوان نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کرنے لگا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ۔ مجھے زنا کی اجازت دے دیجئے۔ نبی علیہ السلام نے ڈانٹ ڈپٹ کرنے کی بجائے پیار سے فرمایا کہ یہ بتاؤ کیا تم چاہتے ہو کہ کوئی تمہاری والدہ سے زنا کرے؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر پوچھا کیا تم چاہتے ہو کہ کوئی تمہاری بیوی سے زنا کرے؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر پوچھا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ کوئی تمہاری بہن سے زنا کرے؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر پوچھا کیا تم چاہتے ہو کہ کوئی تمہاری بیٹی سے زنا کرے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس سے بھی تم زنا کرو گے وہ کسی کی ماں ہوگی، بیوی ہوگی، بہن ہوگی یا بیٹی ہوگی۔ جیسے تمہیں پسند نہیں کہ کوئی تمہاری محرم عورتوں سے زنا کرے اسی طرح دوسرے لوگ بھی پسند نہیں کرتے کہ کوئی ان کی محرم عورتوں سے زنا کرے۔ اس کے بعد نبی علیہ السلام نے اس کے سینہ پر ہاتھ رکھ کر اس کی عفت و عصمت کی حفاظت کی دعا مانگی۔ وہ صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے سینے سے زنا کا تقاضا بھی ختم ہو گیا بلکہ مجھے زنا سے اتنی نفرت ہو گئی کہ اتنی نفرت کسی اور گناہ سے نہیں تھی۔

اس سے معلوم ہوا کہ سالک بدنظری کے موقع پر یہ سوچے کہ جس طرح میں یہ پسند نہیں کرتا کہ لوگ میری محرم عورتوں کی طرف شیطانی نظر سے دیکھیں اسی طرح اور لوگ بھی پسند نہیں کرتے کہ میں ان کی عورتوں کو للچائی نظروں سے دیکھوں۔ اس سے دل کو ٹھنڈک اور سکون نصیب ہوگا۔ بدنظری کا داعیہ کمزور ہو جائیگا۔ مزید برآں کسی شیخ کامل سے رابطہ ہو تو اس بیماری کا تذکرہ ان کے سامنے کریں اور دعا و توجہ کی درخواست کریں۔ مشائخ کرام نبی علیہ السلام کے نائب ہوتے ہیں۔ ان کی توجہات سے دلوں کی ظلمتیں دور ہو جاتی ہیں۔ نفسانیت کی پستیوں سے نکل کر انسان روحانیت کی بلندیوں پر پہنچ جاتا ہے۔ ان کی صحبت دوا اور ان کی نظر شفا ہوتی ہے۔

اقوال سلف کی روشنی میں

مشائخ کرام نے اپنے مریدین ومتوسلین کو بدنظری سے بچنے کے لئے مختلف طریقے بتائے ہیں۔ بنیادی طور پر انہیں دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(ا) خیال بدلنا:

جب بھی انسان کا نفس غیر محرم کی طرف دیکھنے کا تقاضا کرے تو سالک کو چاہیے کہ اپنا دھیان غیر محرم کی طرف سے ہٹا کر دوسری طرف جمالے۔ ذہن میں ارادتاً کوئی خیال سوچیں گے تو غیر محرم کا خیال خود بخود دور ہو جائیگا۔ چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

☆......امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے عزیز! جان لو کہ جب کوئی غیر محرم سامنے سے گزرے تو شیطان تقاضا کرتا ہے کہ تو اس پر نظر ڈال اور دیکھ کہ کیسی ہے۔ اس وقت شیطان سے مناظرہ کرنا چاہیے کہ میں کیوں دیکھوں؟ اگر یہ بدصورت ہے تو میں گناہ بے لذت کا مرتکب ہوں گا۔ اگر خوبصورت ہے تو گناہ کے ساتھ ساتھ دل میں حسرت بھی پیدا ہوگی کہ کاش یہ مجھے حاصل ہوتی۔ ہر عورت تو حاصل ہو نہیں سکتی۔ لہٰذا دل کو افسردہ کرنے کا کیا فائدہ۔ پس دل یہی فیصلہ کریگا کہ نہ دیکھو نہ گناہ کا ارتکاب ہو نہ ہی دل افسردہ ہو۔ دل کا اطمینان گنوانا عقلمند کا کام نہیں۔

☆......حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جب کسی حسین کی طرف طبیعت مائل ہو تو اسکا علاج یہ ہے کہ فوراً کسی ایسے شخص کا تصور باندھو کہ جس کا رنگ کالا ہے، چیچک کے داغ ہیں، آنکھوں سے اندھا ہے، سر سے گنجا ہے، دانت لمبے اور آگے کو نکلے ہوئے ہیں، ہونٹ موٹے موٹے ہیں، ناک بہہ کر ہونٹوں تک پہنچ چکی ہے مکھیاں ٹھی ہوئی ہیں، تو طبیعت میں سخت کراہت پیدا ہوگی یہ کراہت ونفرت اس جنسی میلان کو ختم کر دے گی جو حسین کو دیکھ کر قلب میں پیدا ہوا تھا۔

کبھی کبھی یہ تصور بھی کرے کہ یہ حسین جب مرے گا اور قبر میں جائیگا تو اسکا نازک بدن گل سڑ جائے گا، کیڑے اسے کھائیں گے، سخت بدبو پیدا ہوگی، لہٰذا اس کو دیکھ کر میں اپنے رب کو ناراض کیوں کروں۔

☆......ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ جب کسی حسین وجمیل کی طرف طبیعت مائل ہو تو فوراً اس کے بڑھاپے کا تصور کرے کہ کمر جھکی ہوگی، ہڈیوں کا ڈھانچہ بنا ہوگا، بینائی انتہائی کمزور ہوگی، سماعت ختم ہوگی، نہ منہ میں دانت ہوگا نہ پیٹ میں آنت ہوگی، بیٹھے بیٹھے پیشاب نکل جایا کرے گا، چہرہ چھوہارے کی طرف بن جائے گا، لہٰذا اس کو دیکھ کر میں رب کو کیوں ناراض کروں۔

☆......ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ جب کسی حسین وجمیل کی طرف دیکھنے کو دل چاہے تو فوراً تصور کرے کہ میرے شیخ میری طرف دیکھ رہے ہیں تو طبیعت میں جھجک پیدا ہوجائے گی نظر ہٹ جائے گی۔ پھر سوچے کہ اگر میرے شیخ اس عمل کو دیکھیں تو کس قدر ناراض ہوں گے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ تو حقیقت میں دیکھ رہے ہیں تو وہ کتنا ناراض ہوں گے۔ اس سے بدنظری سے توبہ کی توفیق نصیب ہوجائے گی۔

(۲)...... نفس کو سزا دینا:

بدنظری سے بچنے کے لئے دوسرا طریقہ یہ ہے کہ انسان اپنے نفس پر سزا مقرر کرے کہ اگر بدنظری کی تو تمہیں یہ سزا دونگا۔ چونکہ سزا کی تکلیف زیادہ ہوگی بہ نسبت بدنظری کی لذت کے۔ لہٰذا وقت کے ساتھ ساتھ نفس بدنظری کی عادت سے رک جائے گا۔

☆......حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ بدنظری کا مرتکب ہونے پر بیس رکعت نفل پڑھنے کی سزا متعین کرلے۔ ایک دو دن میں ہی نفس چیخ اٹھے گا اور بدنظری سے باز آجائے گا۔ شیطان بھی کہے گا کہ یہ شخص ایک مرتبہ بدنظری کرنے پر

۴۰ مرتبہ سجدہ کر رہا ہے ایسا نہ ہو کہ اس کے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے جائیں۔ میری زندگی بھر کی محنت ضائع جائے گی۔ لہٰذا اس شخص کو بدنظری کے لئے اکسانا ہی نہیں چاہیے۔

☆......ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص کو کھانے پینے کا چسکا ہو اسے چاہیے کہ تین روزے رکھنے کی سزا متعین کرے۔ جب بھوکا پیاسا رہے گا تو سب خرمستیاں رفو چکر ہو جائیں گی۔

☆......ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ بدنظری کرنے والا اگر غریب شخص ہے تو اپنے اوپر کچھ مال صدقہ کرنے کا جرمانہ مقرر کرے۔ جب اپنی ضرورتوں کو قربان کر کے مال صدقہ کرنا پڑے گا تو سب نشہ ہرن ہو جائے گا۔

☆......ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ نفس میں بدنظری کا داعیہ پیدا ہو تو تنہائی میں اپنی پیٹھ پر کپڑے کا بنا ہوا کوڑا متعدد مرتبہ مارے اور سوچے کہ جب قیامت کے دن فرشتے کوڑے لگائیں گے تو کیا بنے گا۔ اس طریقے سے چند دنوں میں بدنظری کی عادت ختم ہو جائے گی۔

راقم الحروف کے چند مزید مجرب نسخے

درج ذیل میں چند مزید نسخے پیش کیے جاتے ہیں جن سے راقم الحروف اور متعلقین نے بہت فائدہ پایا۔ قارئین ان نکات کو ذہن نشین کر کے فائدہ اٹھائیں۔ آزمودہ پائیں گے۔

(۱) بدنظری کے موقع سے بچے

سب سے بڑی احتیاط یہی ہے کہ جن مواقع پر بدنظری کا امکان ہو ان سے گریز کرے۔ شادی بیاہ کے موقع پر مخلوط محفلوں میں ہرگز نہ جائے۔ کسی جگہ جانے کے دو

راستے ہوں تو وہ راستہ اختیار کرے جس میں بدنظری کا امکان کم ہو۔ کسی گھر کا دروازہ کھٹکھٹائے تو سامنے سے ہٹ کے کھڑا ہو ایسا نہ ہو کہ کوئی بچہ دروازہ کھولے اور بے پردگی ہو۔ ہوائی جہاز وغیرہ پر سفر کے دوران ٹکٹ کاؤنٹر پر جہاں مرد ہو وہاں جائے تاکہ عورت سے بات چیت کا موقع ہی پیش نہ آئے۔ گاڑی میں سفر کرتے ہوئے اطراف کی گزرنے والی گاڑیوں پر نظر نہ جمائے ممکن ہے بے پردہ عورت بیٹھی ہو تو بدنظری ہو جائے گی۔ اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت کھنکھار کر ایسی آواز پیدا کر دے کہ اگر کوئی غیر عورت موجود ہے تو وہ پردہ کر لے۔ بس ٹرین اور ہوائی جہاز کے سفر کے دوران کوئی دلچسپ کتاب اپنے پاس رکھے اور اسے پڑھتے ہوئے وقت گزار دے۔ جب تھک جائے تو سو جائے۔ نیند نہ آئے تو مراقبہ کی نیت کر کے بیٹھا رہے۔ آنکھیں کھولنے سے مسافر خواتین پر نظر پڑنے کا اندیشہ ہو گا۔ راستہ چلتے نگاہ اس طرح نیچی رکھے کہ قریب سے گزرنے والوں کے پاؤں سے اندازہ ہو کہ مرد ہے یا عورت ہے۔ ہر وقت یہ ذہن میں رکھے کہ عورتوں نے ہم سے پردہ نہیں کرنا ہم نے عورتوں سے پردہ کرنا ہے۔ طواف کے دوران نظروں کو قدموں پر جمائے رکھے۔ ہرگز ہرگز اوپر نہ اٹھنے دے۔ محلے کی وہ جگہ جہاں تنور وغیرہ پہ عورتیں ہوتی ہیں اس مکان کی طرف نظر ہی نہ اٹھائے۔ تفریح گاہوں میں اول تو جائے نہیں اگر مجبوری میں جانا پڑے تو ایسا وقت اور ایسے دن کا انتخاب کرے کہ لوگ نہ ہونے کے برابر ہوں۔ اگر کسی ایسے دفتر یا ائر پورٹ لاؤنج وغیرہ میں انتظار کے لئے بیٹھنا پڑے جہاں ٹی وی چل رہا ہو یا عورتوں کی تصویریں لگی ہوں تو ادھر ادھر کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھے۔ سڑکوں کے کنارے لگے ہوئے فلمی بورڈوں یا اشتہاری بورڈوں پر نظر نہ ڈالے۔ موٹر سائیکل یا کار چلاتے ہوئے اگر رکشہ تانگہ سامنے ہو تو اس میں بیٹھی خواتین کی طرف نظر نہ اٹھنے دے۔ جس سڑک یا گلی میں لڑکیوں کا سکول کالج ہو اس سے گزرنا چھوڑ دے تو بہتر ہے۔ کفار کے ملک میں سفر کرنا پڑے تو

بہتر ہے کہ لوگوں کے چہروں پر نظر ہی نہ ڈالے اول تو موسم گرما میں ان کے جسم آدھے سے زیادہ ننگے ہوتے ہیں۔ اگر موسم سرما میں جسم پر کپڑے ہوں بھی تو مرد عورت کے درمیان پتہ ہی نہیں چلتا کئی مرتبہ لباس ایک جیسا ہوتا ہے، عورتیں کوٹ، پتلون پہنتی ہیں، ٹائی لگاتی ہیں، مردوں کی مانند بال کٹواتی ہیں، اس مصیبت سے بچنے کا حل یہی ہے کہ نگاہیں جھکائے اور اپنا ایمان بچائے۔ اللہ تعالیٰ سے عاجزی کے ساتھ التجا کرے کہ یا الٰہی

غم حیات کے سائے محیط نہ کرنا
کسی غریب کو دل کا غریب نہ کرنا
میں امتحان کے قابل نہیں مرے مولیٰ
مجھے گناہ کا موقع نصیب نہ کرنا

(۴) بیوی کو خوش رکھے

اپنی بیوی کے ساتھ محبت والفت کا برتاؤ رکھے۔ اس کے پہننے اوڑھنے وغیرہ کا خیال رکھے جب بیوی گھر میں خاوند کو محبت و پیار دے گی خدمت کرے گی مسکراہٹوں سے استقبال کرے گی تو خاوند کی طبیعت غیر محرم کی طرف متوجہ نہیں ہوگی۔ ذرا غور کریں اس صورتحال پر کہ جب میاں بیوی کا روزانہ گھر میں جھگڑا ہو۔ پریشان حال خاوند دفتر میں بغیر ناشتہ کے پہنچ جائے۔ وہاں اس کی بے پردہ کارکن خاتون مسکرا کر انتہائی ہمدردانہ لہجے میں پوچھے کہ سر! آپ کیسے ہیں؟ تو اس لڑکی کی مسکراہٹ خاوند کی ازدواجی زندگی میں زہر گھول دیتی ہے۔ اس صورتحال میں بنتے بستے گھر تباہ ہو جاتے ہیں۔ جب گھر میں خوبصورت بیوی جھگڑے کرتی رہے تو باہر کی کالی کلوٹی عورت بھی حور پری نظر آنے لگتی ہے۔ لہٰذا میاں بیوی دونوں کو کوشش کرنی چاہیے کہ گھر میں الفت ومحبت کا ماحول رہے تاکہ باہر کی گندگیوں سے بچنا آسان ہو۔ عام طور پر بدنظری کے مرتکب وہی

ہوتے ہیں جن کی بیوی نہیں ہوتی یا بیوی ہوتی ہے مگر وہ بیوی سے جنسی طور پر مطمئن نہیں ہوتے۔ قرآن مجید نے بیوی کا مقصد بتایا ہے لِتَسْكُنُوْا اِلَيْهَا (تاکہ تم اس سے سکون پاؤ) اور جو بیوی پرسکون خاوند کو پریشان کر دے وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کیا جواب دے گی۔ آج کا نوجوان اگر بیوی کو اس شوق سے دیکھے جس شوق سے ٹی وی کو دیکھتا ہے تو بیوی جنت کی حور نظر آنے لگ جائے گی۔ سنا ہے کہ غلبہ محبت میں زلیخا نے ہر چیز کا نام یوسف رکھ دیا تھا۔ اسے دنیا میں یوسف کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا۔ جب بیوی اور خاوند میں ایسی سچی محبت ہوگی تو خاوند کی کسی غیر محرم پر نظر ہی نہیں پڑے گی۔

(۴) اپنے آپ کو بے طمع کر لے:

سالک بار بار اپنے دل میں یہ خیال جمائے کہ میں اللہ رب العزت کو ناراض نہیں کرنا چاہتا۔ میری غیر محرم پر اٹھنے والی ہر نظر مجھے میرے محبوب حقیقی سے دور کرے گی۔ جبکہ غیر محرم سے ہٹنے والی ہر نظر مجھے محبوب حقیقی کا قرب نصیب کرے گی۔ لہٰذا میں نے اللہ تعالیٰ کے قرب کو اپنے لئے چن لیا ہے۔ اس کی محبت میں آکر میں نے غیر محرم کی طرف دیکھنے سے توبہ کر لی ہے۔ اب جو کوئی بے پردہ عورت سامنے آئی گی مجھے اس سے کوئی طمع نہیں۔ وہ نیلی ہے پیلی ہے یا پتلی ہے یا موٹی ہے۔ گوری ہے یا کالی ہے حور ہے یا ڈائن ہے کسی اور کے لئے ہے میرے لئے نہیں۔ جب مجھے اس سے کوئی مطلب پورا نہیں کرنا تو دیکھنے کا کیا فائدہ۔

گلی بازار سے گزرتے ہوئے جب نفس غیر محرم کی طرف دیکھنے کی خواہش کرے تو فوراً اپنے دل میں یہ خیال دہرائے کہ مجھے اس سے کوئی طمع نہیں۔ آپ نے تجربہ کیا ہوگا کہ اگر کسی بس میں یا انتظار گاہ میں کوئی مرد آپ کے قریب والی کرسی پر بیٹھ جائے تو آپ کو محسوس ہی نہیں ہوتا اور اگر کوئی عورت بیٹھ جائے تو ذہن منتشر ہو کر اسی کے متعلق سوچنا شروع کر دیتا ہے۔ یہ سب اس لئے کہ نفس میں طمع ہوتی ہے، اگر وہی بوڑھی

ہوتے ہیں جن کی بیوی نہیں ہوتی یا بیوی ہوتی ہے مگر وہ بیوی سے جنسی طور پر مطمئن نہیں ہوتے۔ قرآن مجید نے بیوی کا مقصد بتایا ہے لِتَسْكُنُوْا اِلَيْهَا (تاکہ تم اس سے سکون پاؤ) اور جو بیوی پرسکون خاوند کو پریشان کردے وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کیا جواب دے گی۔ آج کا نوجوان اگر بیوی کو اس شوق سے دیکھے جس شوق سے ٹی وی کو دیکھتا ہے تو بیوی جنت کی حور نظر آنے لگ جائے گی۔ سنا ہے کہ غلبہ محبت میں زلیخا نے ہر چیز کا نام یوسف رکھ دیا تھا۔ اسے دنیا میں یوسف کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا۔ جب بیوی اور خاوند میں ایسی سچی محبت ہوگی تو خاوند کی کسی غیر محرم پر نظر ہی نہیں پڑے گی۔

(۴) اپنے آپ کو بے طمع کر لے:

سالک بار بار اپنے دل میں یہ خیال جمائے کہ میں اللہ رب العزت کو ناراض نہیں کرنا چاہتا۔ میری غیر محرم پر اٹھنے والی ہر نظر مجھے میرے محبوب حقیقی سے دور کرے گی۔ جبکہ غیر محرم سے ہٹنے والی ہر نظر مجھے محبوب حقیقی کا قرب نصیب کرے گی۔ لہٰذا میں نے اللہ تعالیٰ کے قرب کو اپنے لئے چن لیا ہے۔ اس کی محبت میں آ کر میں نے غیر محرم کی طرف دیکھنے سے توبہ کر لی ہے۔ اب جو کوئی بے پردہ عورت سامنے آئی گی مجھے اس سے کوئی طمع نہیں۔ وہ نیلی ہے پیلی ہے یا پتلی ہے یا موٹی ہے۔ گوری ہے یا کالی ہے حور ہے یا ڈائن ہے کسی اور کے لئے ہے میرے لئے نہیں۔ جب مجھے اس سے کوئی مطلب پورا نہیں کرنا تو دیکھنے کا کیا فائدہ۔

گلی بازار سے گزرتے ہوئے جب نفس غیر محرم کی طرف دیکھنے کی خواہش کرے تو فوراً اپنے دل میں یہ خیال دہرائے کہ مجھے اس سے کوئی طمع نہیں۔ آپ نے تجربہ کیا ہوگا کہ اگر کسی بس میں یا انتظار گاہ میں کوئی مرد آپ کے قریب والی کرسی پر بیٹھ جائے تو آپ کو محسوس ہی نہیں ہوتا اور اگر کوئی عورت بیٹھ جائے تو ذہن منتشر ہو کر اسی کے متعلق سوچنا شروع کر دیتا ہے۔ یہ سب اس لئے کہ نفس میں طمع ہوتی ہے، اگر وہی بوڑھی

عورت ہو تو پرواہ ہی نہیں ہوتی۔ یہ ثبوت اس بات کا ہے کہ نفس میں خباثت ہوتی ہے۔ لہٰذا اس ہوس کو دل سے ارادتاً دور کرنے کی کوشش کرے۔ رات کے آخری پہر میں تہجد کے بعد اللہ رب العزت سے دعا مانگے اے مالک مجھے غیر محرم سے بے طمع کر دے، اے وہ ذات جس کی انگلیوں میں انسانوں کے قلوب ہیں میرے دل سے غیر محرم کی ہوس نکال دے تاکہ میرے لئے غیر محرم میں اور دیوار میں کوئی فرق نہ رہے، اس کی برکت چند دنوں میں ظاہر ہو کر رہے گی۔ آزمائش شرط ہے۔

(۴) حور کی خوبیوں کا تصور:

اگر نفس غیر محرم کی طرف دیکھنے کی خواہش کرے تو سالک اپنے دل میں حور کی خوبیوں کا تصور کرے مثلاً

☆ حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِی الْخِیَامِ (خیمہ میں رکی رہنے والی حوریں)

☆ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ (نیچی نگاہ رکھنے والی)

☆ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ (ان سے کسی آدمی یا جن نے قربت نہیں کی)

☆ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ (حیض ونفاس سے پاک بیبیاں)

☆ کَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ (یاقوت مرجان جیسے موتیوں کی طرح)

ان تمام صفات کو مدنظر رکھ کر غیر محرم کے متعلق سوچے کہ کبھی حیض کا بدبودار خون جاری ہے کبھی نفاس کا جاری ہے، روزانہ کئی بار پیشاب پاخانے کی گندگی پیٹ سے نکلتی ہے، ناک صاف کرتی ہے، منہ سے بلغم خارج ہوتی ہے، بغلوں سے پسینے کی بو آتی ہے، سر میں جوئیں پڑی ہوئی ہیں، چند دن نہ نہائے تو جسم سے بدبو آئے، مسواک نہ کرے تو منہ سے بدبو آئے، بیمار ہو تو چند دن میں لاغر ہو جائے، بوڑھی ہو گی تو چہرہ چھوہارے کی طرح بن جائے گا، منہ میں دانت نہیں رہیں گے، پیٹ میں آنت نہیں رہے گی، کمر جھکا کے چل رہی ہوگی، منہ سے الفاظ پورے نہیں نکلیں گے، پوشیدہ حصوں کے بال نہ

صاف کرے تو جنگل کا نمونہ بن جائے، ہر وقت پیٹ میں پاخانے اور پیشاب کی گندگی اٹھائے پھر رہی ہے، کیا ایسی عورت کی طرف نظر اٹھا کر میں اپنے پروردگار کو ناراض کروں؟ جنت کی نعمتوں اور حوروں سے محروم ہو جاؤں؟ وہ حور جو ہمیشہ باکرہ رہے گی، موتیوں کی طرف چمکتی ہوگی، جسم سے ہر حصے سے خوشبو آئے گی، پاک وصاف ہوگی، اگر لعاب کھاری پانی میں ڈالے تو میٹھا ہو جائے، اگر انگلی عرش سے نیچے نکالے تو سورج کی روشنی مانند پڑ جائے، اگر مسکرا کر بات کرے تو مردہ بھی زندہ ہو جائے، جس کو کسی غیر نے ہاتھ نہیں لگایا ہوگا، جس کے دل میں محبت کے اٹھتے ہوئے جذبات کو انسان اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے گا، نہ بیماری ہوگی نہ خواری ہوگی، بالا خانے میں بیٹھی خاوند کا انتظار کر رہی ہوگی۔ میں ایسی باوفا حسین وجمیل بیوی غیر محرم کی طرف ایک نظر اٹھا کر دیکھنے کی خاطر محروم ہو جاؤں یہ کہاں کی عقلمندی ہے۔ پس دنیا میں میرے لئے میری بیوی ہے اور آخرت میں میرے لئے حوریں ہیں۔ گلی بازار میں پھرنے والیوں سے مجھے کوئی طمع نہیں ہے۔ میں غیر محرم سے ہر ہر نظر بچاؤں گا۔ اپنے رب کو مناؤں گا اور حوروں کا حقدار بن جاؤں گا۔

(۵) دیدار الٰہی سے محرومی کا تصور کرو:

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جنت میں جنتیوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔ بعض کو ایک مرتبہ ہوگا۔ بعض کو ہر سال ہوگا۔ بعض کو ہر مہینہ ہوگا۔ کسی کو ہر جمعہ کے دن ہوگا۔ اور بعض لوگوں کو ہر روز ہوگا۔ ایسے میں وہ شخص جو دنیا میں نابینا پیدا ہوا اور اس نے نیکوکاری اور پرہیزگاری اور صبر شکر والی زندگی گزاری۔ اسکو یہ سعادت نصیب ہوگی کہ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے دیدار میں محو رہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ میرا وہ بندہ ہے جس نے دنیا میں کسی غیر کو محبت کی نظر سے نہیں دیکھا اب یہ جب چاہے میرے چہرہ انور کا دیدار کرے۔

بعض علماء نے لکھا ہے کہ جو شخص دنیا میں اللہ کی رضا کی خاطر غیر محرم سے اپنی نظروں کی حفاظت کریگا۔ اللہ تعالیٰ جنت میں ہر ہر نظر کے بدلے ایک ایک مرتبہ اسے اپنے چہرہ انور کا دیدار عطا فرمائیں گے۔ سالک کو چاہیے کہ وہ اس مضمون کا مراقبہ کرے اور اپنے دل کو سمجھائے کہ میں چند لمحوں کی بدنظری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محروم کیوں ہو جاؤں؟

علامہ ابن قیمؒ نے لکھا ہے کہ جنت میں عمل کا اجر اسی کی جنس سے ہوگا۔ لہٰذا جو شخص غیر محرم کے چہرے سے آنکھ ہٹائے گا اسے اللہ تعالیٰ کے دیدار کی سعادت نصیب ہوگی۔ سالک کو چاہیے کہ غیر محرم سے نظریں ہٹائے تاکہ اللہ تعالیٰ کے دیدار کا حقدار بن جائے۔

(۶) اپنی ماں بیٹی کا تصور کرو:

انسان کا نفس غیر محرم کی طرف للچائی نظروں سے دیکھنا چاہے تو فوراً دل میں ماں یا بیٹی کا تصور کرے اور اس کے متعلق سوچنا شروع کردے۔ یہ اتنے مقدس رشتے ہیں کہ نفسانیت کے تقاضے اس طرح ختم ہو جاتے ہیں جس طرح پانی ڈالنے سے آگ کے شعلے بجھ جاتے ہیں۔ مگر یہ عمل باحیا اور باشرع لوگوں کے لئے زیادہ فائدہ مند ہے۔

(۷) آنکھوں میں سلائی پھرنے کا تصور کریں:

علمائے کرام نے لکھا ہے کہ بدنظری کرنے والا جہنم میں پہنچے گا تو فرشتے اس کی آنکھوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالیں گے۔ بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ لوہے کی سلائیں گرم کر کے اس کی آنکھوں میں گھونپ دیں گے۔ جب سالک کا نفس بدنظری پر اکسائے تو سالک اپنے ذہن میں تصور کرے کہ وقتی لذت کی خاطر میری آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری جائیں گی تو کیا حال ہوگا۔ چند دن متواتر یہ تصور کرنے سے نفس کی

خباثت ختم ہو جائے گی۔

(۸) اصول کی بات:

جن لوگوں کو بدنظری کی پرانی عادت ہوتی ہے اور ابتدائی نسخوں سے ان کے نفس کی ہٹ دھرمی دور نہیں ہوتی انہیں چاہیے کہ اپنے نفس کو سمجھائیں کہ اللہ رب العزت کے ہاں ایک اصول ہے۔ جو شخص کچھ گناہ کا ارتکاب شروع کرے تو اوّل تو رب کریم اس کے ساتھ حلم اور بردباری کا معاملہ فرماتے ہیں۔ اگر بندہ پیچھے نہ ہٹے تو کچھ عرصہ ستاری کا معاملہ فرماتے ہیں۔ اگر پھر بھی آگے بڑھتا جائے تو سزا کا ارادہ فرماتے ہیں۔ اور جس بدنصیب کے لئے سزا کا ارادہ کرلیں پھر اس کو تگنی کا ناچ نچا دیتے ہیں۔ گھر بیٹھے بٹھائے ذلیل کر دیتے ہیں۔ دوسروں کے لئے عبرت کا نشان بنا دیتے ہیں۔ لہٰذا میں بہت عرصے سے بدنظری والے گناہ کا مرتکب ہو رہا ہوں، ابھی تک اللہ تعالیٰ ستاری کا معاملہ فرما رہے ہیں، اگر سزا کا ارادہ کرلیا تو میں دین دنیا میں برباد ہو جاؤں گا، کہیں کا نہیں رہوں گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ (الحج:۱۸)

[جس کو اللہ تعالیٰ ذلیل کرے اس کو کوئی عزت دینے والا نہیں]

اس آیت کا تصور کرنے سے بدنظری کی عادت سے جان چھوٹ جاتی ہے۔

(۹) اپنے نفس سے مناظرہ:

جب انسان کا نفس بدنظری کی کوشش کرے تو اپنے نفس سے یوں مناظرہ کرنا چاہیے، اے نفس! تیرا نام اتنا بلند مگر تیری حرکتیں اتنی پست ہیں، تو مخلوق کی نظر میں اللہ کا دوست ہے مگر اللہ کے دشمنوں والے کام کر رہا ہے، تو ظاہر میں مؤمن ہے باطن میں فاسق ہے، تو اوپر سے لا الٰہ ہے اندر سے کالی بلا ہے، تو ظاہر میں اللہ کا بندہ ہے تنہائی میں

شیطان کا پجاری ہے، تیری زبان اللہ کی طلبگار ہے تیری آنکھ کو غیر محرم سے پیار ہے تو مخلوق کی نظر میں صوفی صافی ہے مگر خالق کی نظر میں قابل معافی ہے، تیرے ظاہر پہ سنت سجی ہوئی ہے تیرے باطن میں شہوت بھری ہوئی ہے، مخلوق کی نظر سے تیری حرکتیں پوشیدہ ہیں مگر خالق حقیقی کی نظر میں آشکارا ہیں، تو ظاہر میں جنت کا طالب ہے مگر درحقیقت جہنم کا خریدار ہے، بہتر یہی ہے کہ خسارے کی تجارت سے باز آ، گھاٹے اور نقصان کے سودے سے پیچھے ہٹ جا، اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہوا ہے، شاید یہ تیری مہلت کا آخری دن ہو۔ بعد میں حسرت و افسوس کرنے کا کیا فائدہ ہے۔

اب پچھتائے کیا ہوت
جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

چند مرتبہ نفس کے ساتھ اس طرح مناظرہ کرنے سے بدنظری میں خاطر خواہ کمی آئے گی۔

(۱۰) مراقبہ معیت

جب انسان کا نفس بدنظری سے باز نہ آئے تو سالک معیت الٰہی کا استحضار پیدا کرنے کے لئے ہر نماز کے بعد چند لمحے اپنے دل میں آیت کریمہ کا مضمون سوچے کہ

هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ

(وہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں کہیں بھی ہو)

پھر اپنے نفس کو سمجھائے کہ دیکھو تم اللہ تعالیٰ کی نظر سے کہیں بھی اوجھل نہیں ہو سکتے، جب تم غیر محرم کو دیکھ رہے ہوتے ہو پروردگار تمہاری طرف دیکھ رہا ہوتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی بردباری ہے کہ تمہاری پکڑ نہیں فرمارہے اگر یہی کچھ کرتے رہے تو بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی، یہ نظر کے تیر تمہیں روحانی موت ملنے کا سبب بنیں گے، اولے کا

بدلہ ہو کے رہتا ہے تم غیر عورت کو للچائی نظروں سے دیکھتے ہو کوئی تمہاری عورتوں کو ایسی نظروں سے دیکھے گا، اے نفس! یہ بات اچھی طرح جان لے کہ

جیسی کرنی ویسی بھرنی نہ مانے تو کر کے دیکھ
جنت بھی ہے دوزخ بھی ہے نہ مانے تو مر کے دیکھ

انشاء اللہ اس مراقبہ کر کرنے سے، اللہ تعالیٰ کی رحمت شامل حال ہوگی اور بدنظری سے توبہ کی توفیق نصیب ہوگی۔

ایک مغالطہ

بعض نوجوان یہ چاہتے ہیں کہ نفس میں غیر محرم کی طرف دیکھنے کا خیال اور تقاضا ہی پیدا نہ ہو۔ اس کے حاصل نہ ہونے پر بہت پریشان ہوتے ہیں۔ سمجھتے ہیں کہ ہمارے ذکر و مراقبے کا کوئی فائدہ نہیں۔ یاد رکھیں یہ شیطانی وسوسہ ہوتا ہے اگر نفس میں بدنظری کی خواہش ہی نہ رہے تو اس سے بچنا کونسی بہادری ہے۔ اندھا کہے کہ میں غیر محرم کو نہیں دیکھتا تو یہ کونسی فخر کی بات ہے۔ مزہ تو یہ ہے کہ بھرپور شہوت کے باوجود گناہ سے بچ جائے۔ دل میں ندامت و شرمندگی کا پیدا ہونا اور غیر محرم کی طرف نظر اٹھانے سے بچ جانا بھی بہت بڑا جہاد ہے۔ یہ سب کچھ زندگی بھر کرنا پڑتا ہے اور اپنی کوتاہیوں پہ رونا دھونا پڑتا ہے۔ جب اس حال میں مریں گے تو قبر میں پرسکون نیند آئے گی۔ شاید فرشتے منکر نکیر آپس میں یوں گفتگو کریں۔

سرہانے میر کے آہستہ بولو
ابھی تک روتے روتے سو گیا ہے

☆☆☆☆